تفسیرالقرآن

گناہوں سے
پاک حج

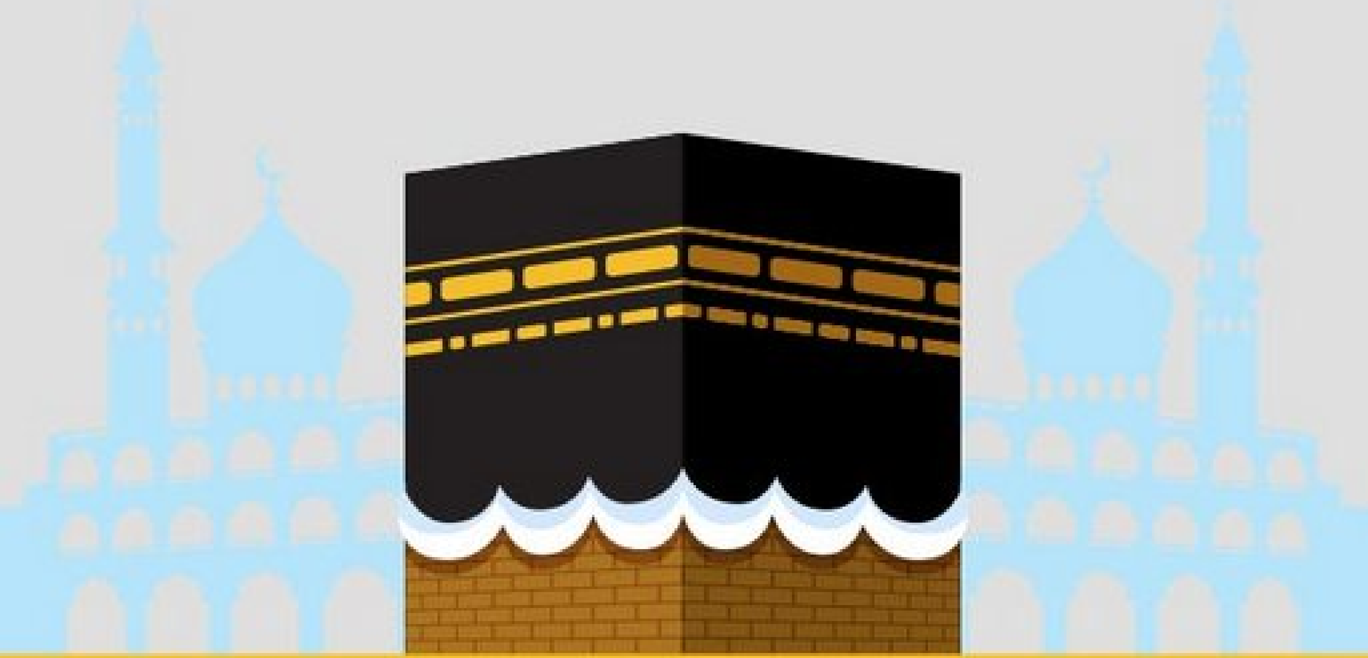

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

گناہوں سے پاک حج

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ ﴾ ترجمہ: حج چند معلوم مہینے ہیں تو جو اِن میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو۔(پ2، البقرۃ:197)

تفسیر حج ایک مُقَدَّس عبادت ہے جس کے ارکان کی ادائیگی برکت والے شہر مکّۂ مکرمہ کے مقدس مقامات یعنی خانۂ کعبہ کے اردگرد، صفا و مروہ پر اور حُدودِ مکّہ سے باہر معزّز و محترم مقامات مِنیٰ، مُزْدَلِفہ اور عَرَفات میں ہوتی ہے۔ سفرِ حج ادب، احترام، تعظیم، بندگی، محبت، وارفتگی اور اطاعت کا سفر ہے جس میں ہر قدم پر شرْعی احکام کے زیور سے آراستہ رہنے کا حکم ہے، اس لئے اس سفر کو گناہوں سے آلودہ کرنا سخت معیوب اور نہایت ناپسندیدہ ہے۔ شروع میں مذکور آیتِ قرانی میں حکم دیا گیا ہے کہ جو شخص احرام باندھ کر نیت و تلبیہ کے ساتھ حج شروع کرلے تو اس پر لازم ہے کہ اپنی حلال بیوی کے سامنے بھی ہم بستری کا تذکرہ کرے اور نہ ہی زبان کو فحش و بیہودہ گفتگو سے آلودہ کرے، کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور کسی سے بھی دنیاوی معاملے میں جھگڑا نہ کرے یعنی بندے پر لازم ہے کہ اس کا حج گناہوں سے پاک ہو اور اس کے ساتھ ساتھ دورانِ حج اور ارکانِ حج کی تکمیل کے بعد کثرت سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تو جب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مَشعرِ حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔(پ2، البقرہ: 198) اور ارشاد فرمایا: ﴿ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: پھر جب اپنے حج کے کام پورے کرلو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ (ذکر کرو)۔(پ2، البقرہ: 200)

حج کے سفر میں بطورِ خاص گناہوں سے بچنے اور ذکرِ الٰہی کی کثرت کا حکم ہے لیکن افسوس! فی زمانہ حج کا سفر ابھی شروع نہیں ہوتا کہ میڈیکل کے جعلی سرٹیفکیٹ اور جھوٹے مَحْرَم بنا کر گناہوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جبکہ دوسری طرف سفر ختم ہوجاتا ہے لیکن گناہ ختم نہیں ہوتے جیسے ریاکاری وحُبِّ جاہ اور ملاقات کے لئے نہ آنے والوں کی غیبتیں وغیرہا وَالْعِیاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔ لوگ نیکیاں کمانے اور مغفرت پانے کے سفر میں گناہوں کا انبار لئے وطن واپس لوٹتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نہایت مقدّس سفر ہے، نیکیوں کے اس سفر میں اجر و ثواب کے خزانے جمع کریں، ہر قدم پر ذکر و دُرود، احکامِ شَرع کی پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی، مسلمانوں کی خیر خواہی، حاجیوں کی خدمت، بوڑھوں کی تکریم، چھوٹوں پر شفقت، خود گناہوں سے اجتِناب اور دوسروں کو ان سے مُمانَعَت نیز نیکیوں کی دعوت کو اپنا معمول بنالیں۔ ایسے سفر کریں کہ خالق بھی راضی ہو اور مخلوق بھی خوش۔ یوں نہ ہو کہ حج کے ضروری مسائل نہ سیکھ کر، یونہی ان پر عمل نہ کرکے اور سفر میں نمازیں قضا کرکے نیز مقدّس مساجد میں دنیاوی باتیں کرکے، ہوٹلوں اور مِنیٰ و عرفات میں غیبتوں میں مشغول رہ کر، مسجدِ حرام و مِنیٰ و عرفات جیسے مقدس مقامات پر بے پردگی اور بدنگاہی کرکے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر بیٹھیں اور اس بات کا بھی بہت خیال رکھیں کہ

بقیہ صفحہ 10 پر ملاحظہ کیجئے

فرمایا۔ (آپ کے علاوہ) دنیا میں ایسا کوئی (شخص) نہیں جس کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں! اس لئے آپ کو ذُوالنُّورَین (یعنی دو نُور والا) کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/405) **صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ** فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا، اگر لوگ تم سے وہ اُتارنا چاہیں تو تم ان کی وجہ سے اُسے مت اتارنا۔ (ترمذی، 5/394، حدیث: 3725) یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو خِلافت عطا فرمائے گا۔ لوگ تم کو معزول کرنا چاہیں گے، تم ان کے کہنے سے خلافت سے دَستبردار نہ ہونا کیونکہ تم حق پر ہوگے وہ باطل پر۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/402) **حُلّہ پوشِ شہادت** 18 ذوالحجۃ الحرام 35 سنِ ہجری کو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔ (کراماتِ عثمانِ غنی، ص3)

بقیہ: تفسیرِ قراٰنِ کریم

حقوق العباد ضائع کرکے، جگہ جگہ شور مچا کر، دوسروں کو برا بھلا کہہ کر بلکہ گالی تک دے کر، لڑائی جھگڑا مول لے کر، دوسروں کا سامان بلا اجازت استعمال کرکے، کمرے والوں کی نیند اور آرام خراب کرکے اور خانۂ کعبہ کو چُھونے یا حجرِ اسود کو بوسہ دینے یا حَطِیم میں داخل ہونے کے لئے لوگوں کو دھکے مار کر سینکڑوں کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے ساتھ مخلوقِ خدا کو ہرگز ناراض نہ کریں۔ یونہی نمازی کے آگے سے گزرنے کے گناہ سے بچیں۔ منیٰ و عرفات کے خیموں میں لوگوں سے الجھنے سے گریز کریں۔ طواف و سَعی و رَمی جمرات اور وُقوفِ منیٰ و مُزْدَلِفہ و عرفات کے مقامات زورِ بازو دکھانے، دوسروں پر غالب آنے اور دھونس جمانے کیلئے نہیں ہیں بلکہ عاجزی و تَذَلُّل اور خُضُوع و اِنکسار کے ساتھ ربُّ العالمین سے مغفرت کی بھیک مانگنے کیلئے ہیں۔ خود کو ذرّۂ ناچیز سے کمتر سمجھتے ہوئے اپنی ذات کو بُھلا دیں اور صرف مغفرت و رضائے الٰہی کی طلب میں عبادت و ریاضت اور خیر خواہیِ امت میں مشغول رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے پاک حج کی توفیق بار بار عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ: فریاد

خیال رہے کہ قربانی کا جانور ذَبح کرنے اور اس کا گوشت گھر لے جانے سے کام ختم نہیں ہوجاتا بلکہ گلی وغیرہ کی صفائی بھی ضَروری ہے۔ قربانی کے جانور کی غلاظت وہیں چھوڑ دینے یا اِدھر اُدھر پھینکنے یا کسی اور کے گھر کے آگے ڈال دینے کے بجائے اس کا مناسب اِہتمام کیجئے تاکہ صفائی بھی ہوجائے اور کسی کی دِل آزاری بھی نہ ہو۔ یوں ہی قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ وہ مسجد، گھر، دفتر اور مدرسے وغیرہ کی دَریوں، چٹائیوں اور دِیگر چیزوں کی صفائی و ستھرائی کا خیال رکھیں اور انہیں خون آلود ہونے سے بچائیں۔

عیدِ قربان کے اس پُرمسرت موقع پر میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ وہ اپنے گھر، گلی، محلے اور اِرد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے پر بھرپور توجُّہ دیں اور گلی محلوں کو گندگی سے بدبودار کرنے کے بجائے خوشبوؤں سے مشکبار کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ظاہر و باطن کی پاکیزگی نصیب کرے اور ہمیں صاف ستھرا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم